جنس
(Gender)
(تذکیر و تانیث)

جنسِ حقیقی

ان تصویروں کو دیکھیے :

(الف)	(ب)
لڑکا	مرغا
لڑکی	مرغی

© NCERT not to be republished

'الف' خانے میں جو تصویریں ہیں وہ جنس کے اعتبار سے 'نر' ہیں اور 'ب' میں جو تصاویر ہیں وہ 'مادہ' ہیں۔

"جاندار چیزوں کے 'نر' مذکر اور 'مادہ' مؤنث کہلاتے ہیں۔"

انھیں جنسِ حقیقی بھی کہتے ہیں۔

جنسِ غیر حقیقی

اب ذیل کے خانوں میں دیے گئے لفظوں پر غور کیجیے:

(الف)	(ب)
ہوا کرسی دنیا ندی زنجیر مٹی گھٹا کتاب	اخبار جہاز پیڑ پرندہ کاغذ آسمان قلم

یہ سبھی نام بے جان ہیں۔

'الف' خانے کے تمام لفظ مؤنث ہیں اور 'ب' خانے کے سب الفاظ مذکر۔

"بے جان چیزوں کے مذکر، مؤنث کو جنسِ غیر حقیقی کہتے ہیں۔"

ان مثالوں سے اسم کے مذکر یا مؤنث ہونے کا پتا چلتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے:

ہوا چل رہی تھی۔ گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

ندی پہاڑ سے اترتی ہے۔ زنجیر کھنکی۔

کرسی ٹوٹ گئی۔ ہر طرف مٹّی اڑنے لگی۔

ان جملوں کے اسم مؤنث ہیں۔ اردو زبان کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اسم مؤنث ہو تو جملے میں اس کا فعل بھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر کی مثالوں میں دیکھا۔

© NCERT not to be republished

چل رہی/ چھائی/ اتری/ کھنکی/ ٹوٹ گئی/ اُڑنے لگی مثالیں بتاتی ہیں کہ فعل کا تانیث یعنی اس کا مؤنث ہونا فعل کے خاتمے پر آنے والی آواز ''ی'' سے ظاہر ہوتا ہے۔

ان جملوں پر غور کیجیے:

لڑکا آیا۔ — اس نے اخبار پڑھا۔

جہاز اُڑ گیا۔ — پیڑ ہرا ہوگیا۔

پرندہ مُنڈیر پر بیٹھا تھا۔ — کاغذ پھٹا ہوا تھا۔

اِن جملوں میں سبھی اسم مذکّر ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ آنے والے فعل بھی مذکّر ہیں جیسا کہ ان جملوں میں: آیا/ پڑھا/ اُڑ گیا/ ہوگیا/ بیٹھا تھا/ پھٹا ہوا تھا، فعل مذکّر اسم کی وجہ سے مذکر ہیں۔

© NCERT not to be republished